مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے پانچ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مولوی قمرالدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت مختلف جماعتوں کا تربیتی دورہ کرنے کی غرض سے تشریف لے گئے ہیں ؛

جلد ۳۵ | ۱۸ ماہ تبلیغ ۱۳۲۶ ھش | ۲۵ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ | ۱۸ فروری ۱۹۴۷ء | نمبر ۴۱

"وہ جلد جلد بڑھیگا"

"زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائینگی"

اب میں ان مشابہتوں کو بیان کرتا ہوں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے ساتھ میری رویا کو ہیں۔

رویا میں میں نے دیکھا کہ میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوا ہے وانا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ۔ ان الفاظ کا میری زبان پر جاری ہونا میرے لئے اس قدر عجوبہ تھا (ظاہر میں تو ہو ہی سکتا ہے۔ لیکن خواب میں ہی میری ایسی کیفیت ہوگئی) کہ قریب تھا اس تہلکہ سے میں جاگ اٹھتا۔ کہ میرے مونہہ سے یہ کیا الفاظ نکل گئے ہیں۔ بعد میں بعض دوستوں نے توجہ دلائی۔ کہ

مسیحی نفس ہونے کا ذکر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں بھی آتا ہے۔ گو اس روز میں یہ اشتہار پڑھ کر آیا تھا۔ لیکن جب میں خطبہ پڑھ رہا تھا۔ اس وقت اشتہار کے یہ الفاظ میرے ذہن میں نہ تھے۔ خطبہ کے بعد غالباً دوسرے دن مولوی سید سرور شاہ صاحب نے توجہ دلائی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہار میں بھی لکھا ہے۔

" وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا"

اس پیشگوئی میں بھی مسیح کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ دوسرے میں نے رویا میں دیکھا۔ کہ میں نے

بُت تڑوائے

ہیں۔ اس کا اشارہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے دوسرے حصہ میں پایا جاتا ہے۔ کہ وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔" روح الحق توحید کی روح کو کہا جاتا ہے۔ اور سچی بات تو یہ ہے۔ کہ اصل چیز خدا تعالےٰ کا وجود ہی ہے۔ باقی سب چیزیں اظلال اور سائے ہیں۔ پس روح الحق سے مراد توحید کی روح ہے۔ جس کے متعلق کہا گیا تھا۔ کہ وہ اس کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ تیسرے میں نے دیکھا۔ کہ

میں بھاگ رہا ہوں

چنانچہ خطبہ میں میں نے ذکر کیا تھا کہ رویا میں یہ نہیں کہ میں تیزی سے چلتا ہوں بلکہ دوڑتا ہوں اور زمین میرے قدموں کے نیچے سمٹتی چلی جاتی ہے۔ پسر موعود کی پیشگوئی میں بھی یہ الفاظ ہیں کہ وہ جلد جلد بڑھے گا

۲۰ ماہ تبلیغ ــــــ یوم مصلح موعود

یوم مصلح موعود تاریخ احمدیت میں نہائت اہم دن ہے۔ ہر جماعت کا فرض ہے کہ ۲۰ ماہ تبلیغ کو خاص اہتمام سے جلسے منعقد کرے۔ تقریروں میں یہ بتایا جائے۔ کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "مصلح موعود" کی عظیم الشان پیشگوئی حضرت المصلح الموعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات میں پوری ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ فرمودہ ۴ فروری مطبوعہ الفضل ۱۶ فروری ۱۹۴۴ء کا اقتباس اس نمبر میں شائع کیا جا رہا ہے ؛

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا

اسی طرح رویاء میں میں نے دیکھا۔ کہ میں بعض غیر ملکوں کی طرف گیا ہوں۔ اور پھر وہاں بھی میں نے اپنے کام کو ختم نہیں کیا۔ بلکہ میں

اور آگے جانے کا ارادہ

کر رہا ہوں۔ جیسے میں نے کہا۔ اے عبد الشکور اب میں آگے جاؤں گا۔ اور جب اس سفر سے واپس آؤں گا۔ تو دیکھوں گا کہ اس عرصہ میں تو نے توحید کو قائم کر دیا ہے۔ شرک کو مٹا دیا ہے۔ اور اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو لوگوں کے دلوں میں راسخ کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالےٰ نے جو کلام نازل فرمایا۔ اس میں بھی اس طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔" وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔" یہ الفاظ بھی اس کے دور دور جانے اور چلتے چلے جانے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

پھر یہ جو پیشگوئی میں ذکر آتا ہے کہ " وہ

علوم ظاہری و باطنی سے پُر

کیا جائے گا۔" اس کی طرف بھی میری رویاء میں اشارہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ خواب میں مَیں بڑے زور سے کہہ رہا ہوں۔ کہ " میں وہ ہوں جسے علوم اسلام اور علوم عربی اور اس زبان کا فلسفہ ماں کی گود میں اسکی دونوں چھاتیوں سے دودھ کے ساتھ پلائے گئے تھے۔"

پھر لکھا تھا وہ

" جلال الٰہی کے ظہور کا موجب

ہوگا۔" اس کے متعلق بھی رویاء میں وضاحت پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ رویا میں میری زبان پر تصرف کیا گیا۔ اور میری زبان سے خدا تعالےٰ نے بولنا شروع کر دیا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے۔ اور آپؐ نے میری زبان سے کلام فرمائی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے۔ اور آپؑ نے میری زبان سے بولنا شروع کر دیا۔ یہ جلالِ الٰہی کا ایک عجیب ظہور تھا۔ جس کا پیشگوئی میں بھی ذکر پایا جاتا تھا۔ پس یہ بھی ان دونوں میں ایک مشابہت پائی جاتی ہے۔

پھر لکھا تھا " وہ

صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت

ہوگا۔" اور رویاء میں بھی یہ دکھایا گیا کہ ایک قوم ہے جس کا میں ایک شخص کو لیڈر مقرر کرتا ہوں۔ اور ان الفاظ میں جیسے ایک طاقتور بادشاہ اپنے ماتحت کو کہہ رہا ہو۔ اسے کہتا ہوں اے عبد الشکور۔ تم میرے سامنے اس بات کے ذمہ وار ہوگے۔ کہ تمہارا ملک قریب ترین عرصہ میں توحید پر ایمان لے آئے۔ شرک کو ترک کر دے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم پر عمل کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو اپنے مدنظر رکھے۔ یہ " صاحب شکوہ اور عظمت " کے ہی کلمات ہو سکتے ہیں۔ جو رویاء میں میری زبان پر جاری کئے گئے۔ اور یہ جو پیشگوئی میں ذکر آتا ہے۔ کہ " ہم اس میں

اپنی روح

ڈالیں گے۔" یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ اس پر کلام الٰہی نازل ہوگا۔ اور رویاء میں اس کا بھی ذکر آتا ہے۔ چنانچہ الٰہی تصرف کے ماتحت رویاء میں مَیں سمجھتا ہوں۔ کہ اب میں نہیں بول رہا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے الہامی طور پر میری زبان پر باتیں جاری کی جا رہی ہیں۔ پس اس حصہ میں پیشگوئی کے انہی الفاظ کے پورا ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ " ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے"۔ پھر رویاء کا یہ حصہ بھی پیشگوئی کے ان الفاظ کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ رویاء میں مَیں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ ہر قدم جو میں اٹھا رہا ہوں۔ وہ کسی پہلی وحی کے مطابق اٹھا رہا ہوں۔ اب میں خیال کرتا ہوں۔ کہ یہ جو میں سمجھتا ہوں۔ کہ آئندہ میں جو سفر کروں گا وہ

ایک سابق وحی

کے مطابق ہوگا۔ اس سے اشارہ مصلح موعود والی پیشگوئی ہی کی طرف تھا۔ اور یہ بتایا گیا تھا۔ کہ میری زندگی اس پیشگوئی کا نقشہ ہے اور الٰہی تصرف کے ماتحت ہے۔ اب میں سمجھتا ہوں۔ کہ پہلی پیشگوئی کے متعلق جو یہ ابہام رکھا گیا۔ کہ یہ کس کی پیشگوئی ہے۔ اس میں یہ حکمت تھی۔ تا مصلح موعود کی پیشگوئی کی طرف توجہ دلا کر اس ذہنی علم کا رویاء میں دخل نہ ہو جائے۔ جو مجھے اس پیشگوئی کی نسبت حاصل تھا۔ اس قسم کی تدابیر رویاء اور الہام میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہمیشہ اختیار کی جاتی ہیں۔ اور اسرار سماویہ میں سے ایک سر ہیں۔ یہ وہ مشابہتیں ہیں۔ جو میری رویاء اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی میں پائی جاتی ہیں۔

اب میں واقعات کے لحاظ سے اس پیشگوئی کا تطابق دیکھتا ہوں۔ اس بارہ میں جماعت میں سالہا سال سے کثرت سے مضامین نکل چکے ہیں۔ اور لوگوں نے اس رویاء سے پہلے ہی پیشگوئی کی بہت سی باتیں مجھ پر چسپاں کی ہیں۔ اس لئے میں اس وقت چند باتیں جو نہایت اہم ہیں۔ بیان کرتا ہوں۔

اول یہ کہ جب لوگ میرے متعلق کہتے تھے۔ کہ یہ بچہ ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے خلافت کے مقام پر مجھے کھڑا کیا۔ اس کی طرف بھی پیشگوئی کے ان الفاظ میں اشارہ کیا گیا تھا۔ کہ

" وہ جلد جلد بڑھے گا"

میرے لئے وہ حیرت کا زمانہ تھا۔ بلکہ اب تک میں اپنی اس حیرت کو نہیں بھولا۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ کا زمانہ تھا۔ اور مجھے کچھ پتہ نہ تھا۔ کہ جماعت میں کیا جھگڑا ہے۔ کسی بات پر فساد اور ہنگامہ برپا ہے۔ جیسے ایک شفاف آئینہ ہر قسم کی میل کچیل اور داغوں سے منزہ ہوتا ہے۔ وہی میرے دل کی کیفیت تھی۔ ہر قسم کے بغض سے پاک ہر قسم کی سازش کے خیالات سے مبرا بلکہ حالات کے علم سے بھی خالی تھا۔ صبح کی نماز کا وقت تھا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے کچھ سوالات لوگوں کو جواب لکھنے کے لئے بھجوائے ہوئے تھے۔ اور میں نے بھی ان کے جواب لکھے تھے۔ میں اس وقت حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے کمرہ میں جو مسجد کے بالکل ساتھ ہے نماز کے انتظار میں ٹہل رہا تھا۔ کہ مسجد سے مجھے لوگوں کی اونچی اونچی آوازیں آنی شروع ہوگئیں۔ جیسے کسی بات پر وہ جھگڑ رہے ہوں۔ ان میں سے ایک آواز جسے میں نے پہچانا وہ شیخ رحمت اللہ صاحب کی تھی۔ اور میں نے سنا کہ وہ بڑے جوش سے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ایک بچہ کو آگے کر کے جماعت کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ ایک بچہ کو آگے کرنے کی خاطر یہ سب فساد برپا کیا جا رہا ہے۔ ایک بچہ کو خلیفہ بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ مجھے یاد ہے میں اس وقت ان باتوں سے اتنا غافل اور اس قدر ناواقف تھا۔ کہ مجھے ان کی یہ بات سنکر حیرت ہوئی کہ

وہ بچہ ہے کون

جس کے متعلق یہ الفاظ کہے جا رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے باہر نکل کر دوسروں سے پوچھا کہ آج مسجد میں یہ کیسا شور تھا۔ اور شیخ رحمت اللہ صاحب یہ کیا کہہ رہے تھے۔ کہ ایک بچہ کو آگے کرنے کی خاطر جماعت کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ وہ بچہ ہے کون جس کے متعلق یہ الفاظ کہے جا رہے تھے۔ اس پر ایک دوست نے ہنس کر کہا کہ وہ بچہ تم ہی تو ہو۔ اور کون ہے۔ پس میں اس وقت ان باتوں سے اس قدر ناواقف تھا کہ میں اتنا بھی نہ سمجھ سکا۔ کہ

اس بچہ سے مراد

مَیں ہوں۔ لیکن دشمن کا یہ قول درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہی الفاظ کی تصدیق کر رہا تھا۔ کہ " وہ جلد جلد بڑھے گا۔" خدا نے مجھے اتنی جلدی بڑھایا۔ کہ دشمن حیران رہ گیا۔ چند ماہ پہلے مجھے بچہ قرار دے کر وہ ناقابل قرار دے رہا تھا۔ اور چند ماہ بعد وہ مجھے ایک شاطر تجربہ کار قرار دے کر میری برائی کر رہا تھا۔ گویا بچپن کی عمر میں ہی اللہ تعالےٰ نے میرے ہاتھوں سے سلسلہ میں رخنہ ڈالنے والوں کو شکست دلوا دی۔ یہ ویسے ہی ہؤا جیسے

حضرت مسیح ناصری

سے ہؤا۔ ان کے دشمنوں نے بھی کہا تھا۔ کہ ہم ایک بچے سے کس طرح باتیں کریں۔ جب حضرت مسیح ناصری اپنی والدہ کے ساتھ شہر میں آئے۔ اور حضرت مریم نے لوگوں سے کہا کہ ان سے باتیں کرو۔ تو انہوں نے یہی کہا۔ کہ ہم ایک بچے سے کس طرح باتیں کریں۔ یہی وہ بات تھی۔ جس کی طرف قرآن کریم میں ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے کہ کیف نکلم من کان فی المھد صبیا (مریم ع۲) پس اس وقت میرے متعلق دشمنوں کی طرف سے یہی کہا جاتا تھا۔ کہ یہ ایک بچہ ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ یہ لوگ مجھے بچہ سمجھتے تھے۔ اور باوجود اس کے کہ میں واقعہ میں بچہ تھا۔ میری عمر اس وقت ۲۵ سال تھی۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے ۲۵ سال کی عمر میں

ایک حکومت پر قائم

کردیا۔ اور حکومت بھی ایسی جو روحانی حکومت تھی۔ جسمانی حکومت میں تو بادشاہ کے پاس تلوار ہوتی ہے۔ طاقت ہوتی ہے جتھہ ہوتا ہے۔ فوجیں ہوتی ہیں۔ جرنیل ہوتے ہیں۔ جیل خانے ہوتے ہیں خزانے ہوتے ہیں۔ وہ جس کو چاہتا ہے پکڑ کر سزا دیتا ہے۔ لیکن حکومت روحانی میں جس کا جی چاہتا ہے مانتا ہے۔ اور جس کا جی چاہتا ہے انکار کردیتا ہے۔ زور اور طاقت کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ پھر خدا تعالےٰ نے مجھے اس

حکومت روحانی

پر ایسی حالت میں کھڑا کیا۔ جب خزانہ میں صرف چند آنے تھے۔ اور ہزارہا روپیہ قرض تھا۔ اور پھر خدا تعالےٰ نے یہ کام ایسی حالت میں میرے سپرد کیا۔ جب جماعت کے ذمہ دار افراد قریباً سارے کے سارے مخالف تھے۔ اور یہاں تک مخالف تھے۔ کہ ان میں سے ایک شخص نے مدرسہ ہائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ ہم تو جاتے ہیں۔ لیکن عنقریب تم دیکھ لوگے۔ کہ ان عمارتوں پر عیسائیوں کا قبضہ ہوجائیگا۔

ایک پچیس برس کا لڑکا

تھا۔ جسکو ایک ایسی حکومت سپرد کی گئی۔ جس میں طاقت وقوت کا نام ونشان تک نہ تھا۔ جس کو ایک ایسی قوم کی حکومت سپرد کی گئی۔ جس کا خزانہ خالی تھا۔ جس کو ایک ایسی قوم کی حکومت سپرد کی گئی۔ جس کے اپنے سردار اور تجربہ کار لیڈر اسے چھوڑ کر جا رہے تھے۔ میدان دشمن کے قبضہ میں تھا۔ اور وہ اس بات پر خوشیاں منا رہا تھا۔ کہ ہمارے جاتے ہی اس قوم کی عمارتوں پر عیسائی قابض ہوجائینگے۔ اور اس کی ترقی کے ایام تنزل اور ادبار سے بدل جائینگے۔ تم سمجھ سکتے ہو۔ ایسے نازک حالات میں اس قوم کا کیا حال ہوسکتا ہے۔ مگر وہ دن گیا اور آج کا دن آیا۔ دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں کہ جماعت کی جو تعداد اس وقت تھی جب وہ میرے سپرد کی گئی۔ آج خدا تعالےٰ کے فضل سے اس سے سینکڑوں گنے زیادہ ہے۔ جن ملکوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچ چکا تھا۔ آج اس سے بیسیوں گنے زیادہ ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچ چکا ہے۔ جس خزانہ میں صرف اٹھارہ آنے تھے۔ آج اس میں لاکھوں روپیہ پایا جاتا ہے۔ جس جماعت کے افراد نہایت کمزور حالت میں تھے۔ آج اس جماعت کے افراد ہر لحاظ سے ترقی کر چکے ہیں۔ اگر میں آج بھی مرجاؤں تب بھی میں خزانہ میں اس سے بہت زیادہ روپیہ چھوڑ کر جاؤنگا۔ جو مجھے ملا۔ میں اس سے بہت زیادہ جماعت چھوڑ کر جاؤنگا۔ جو مجھے ملی۔ میں ان سے بہت زیادہ علماء چھوڑ کر جاؤنگا۔ جو مجھے ملے تھے میں سلسلہ کی تائید میں اس سے بہت زیادہ کتابیں چھوڑ کر جاؤنگا۔ جو مجھے ملیں۔ اور میں سلسلہ کی خدمت کے لئے ان سے بہت زیادہ علوم چھوڑ کر جاؤنگا جو مجھے اسوقت ملے تھے جب خدا نے مجھے خلافت کے مقام پر کھڑا کیا۔ پس وہ جو خدا نے کہا تھا۔ کہ "وہ جلد جلد بڑھے گا۔" اور "خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا۔" وہ پیشگوئی ایسے عظیم الشان رنگ میں پوری ہوئی ہے۔ کہ دشمن سے دشمن بھی اس کا انکار نہیں کرسکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کو اتنا اہم قرار دیا ہے کہ آپ فرماتے ہیں "یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے۔" (تذکرہ حاشیہ صـ۱۴۲) جس کو خدا نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے نازل کیا ہے۔ پس وہ شخص جو اس پیشگوئی کو سمجھ کر اس پر ایمان لاتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کا ایک ایسا

عظیم الشان نشان

دیکھتا ہے۔ جس کی مثال اور نشانوں میں بہت کم ملتی ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا کہ

"نو برس کے عرصہ تک تو خود اپنے زندہ رہنے کا ہی حال معلوم نہیں۔ اور نہ یہ معلوم کہ اس عرصہ تک کسی قسم کی اولاد خواہ مخواہ پیدا ہوگی۔ چہ جائیکہ لڑکا پیدا ہونے پر کسی اٹکل سے قطع اور یقین کیا جائے۔" (تبلیغ رسالت جلد اول صـ۸۹)

پھر آپ نے لکھا کہ اس پیشگوئی میں صرف یہی نہیں۔ کہ نو برس میں ایک لڑکا پیدا ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ بلکہ ساتھ ہی ایسی شرطیں لگا دی گئی ہیں۔ کہ وہ لڑکا اسلام کی شان وشوکت کا موجب ہوگا۔ اور ایسی شرائط کے ساتھ کسی لڑکے کا پیدا ہونا "انسانی طاقتوں سے بالاتر" اور بڑا بھاری آسمانی نشان ہے" (تبلیغ رسالت جلد اول صـ۷۶) کسی انسان کے اختیار میں یہ بات نہیں کہ وہ ایسا کرسکے۔

وہ بھی کیا زمانہ تھا جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چاروں طرف سے دشمنوں کے حملے ہورہے تھے۔ محض اس بناء پر کہ آپ نے الہام کا دعوےٰ کیا ہے۔ آپ نے مجددیت کا دعوےٰ اس وقت نہیں کیا تھا۔ ماموریت کا دعوےٰ اس وقت نہیں کیا تھا۔

صرف الہام نازل ہونے کا دعوےٰ

کیا۔ اور دنیا آپ کی مخالف ہوگئی۔ صرف چند افراد آپ کے ساتھ تھے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے آپ کو بتایا کہ تمہیں ایک ایسا لڑکا ملے گا۔ جو صاحب شکوہ اور عظمت ہوگا۔ اور تمہارے رنگ میں رنگین ہوکر اصلاح کے لئے کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کے ساتھ ہوگا۔ وہ سلسلہ اور اسلام کی بہتری کے سامان مہیا کرے گا۔ اور دنیا کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ یہ صاف بات ہے کہ جو شخص کسی کا نائب ہونے کی حیثیت سے کھڑا کیا جائیگا۔ وہ جب دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ تو جو اس کا آقا ومطاع ہے۔ اس کا نام بھی دنیا کے کناروں تک ضرور پہنچے گا۔ پس جب خدا تعالےٰ نے یہ کہا۔ کہ وہ "زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" تو اس کے معنے یہ تھے۔ کہ اس کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام بھی دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔

اب دیکھ لو یہ پیشگوئی کتنی واضح ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں

بیرونی ممالک میں

سے صرف افغانستان ہی ایک ایسا ملک تھا۔ جہاں کسی اہمیت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پہنچا تھا۔ اور ممالک میں صرف اڑتی ہوئی خبریں پہنچی تھیں۔ اور وہ بھی یا تو مخالفوں کی پھیلائی ہوئی تھیں۔ اور یا ایسا ہؤا کہ کسی شخص کے پاس سلسلہ کی کوئی کتاب پہونچی۔ اور اس نے آگے کسی کو دکھادی۔ باقاعدہ جماعت کسی ملک میں قائم نہیں تھی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں خواجہ کمال الدین صاحب انگلستان گئے مگر وہاں انہوں نے احمدیت کا ذکر سم قاتل قرار دے دیا۔ اس وجہ سے انگلستان میں جو مشن قائم ہؤا۔ اس کے ذریعہ احمدیت کا نام نہیں پھیلا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام نہیں پھیلا۔ اگر پھیلا تو خواجہ صاحب کا نام پھیلا۔ اس کے بعد جب اللہ تعالےٰ نے میرے ہاتھ میں سلسلہ احمدیہ کی باگ دی۔

تو

میرے زمانہ میں

خدا تعالےٰ کے فضل سے سماٹرا میں احمدیت پھیلی۔ جاوا میں احمدیت پھیلی۔ سٹریٹ سیٹلمنٹس میں احمدیت پھیلی۔ چین میں احمدیت پھیلی۔ ماریشس میں احمدیت پھیلی۔ افریقہ کے چاروں کناروں تک احمدیت پہنچی اور پھیلی۔ مصر میں احمدیت پھیلی۔ شام میں احمدیت پھیلی۔ فلسطین میں احمدیت پھیلی۔ ایران میں احمدیت پہنچی۔ عراق میں احمدیت پہنچی۔ یورپ کے کئی ممالک میں احمدیت پہنچی۔ چنانچہ اٹلی میں احمدیت پہنچی۔ سپین میں احمدیت پہنچی۔ ہنگری میں احمدیت پہنچی۔ زیکوسلویکیہ میں احمدیت پہنچی۔ جرمنی میں احمدیت پہنچی۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعتوں کے لحاظ سے انگلستان اور امریکہ میں بڑی بڑی احمدی جماعتیں قائم ہوئیں۔ اب ساؤتھ امریکہ میں آہستہ آہستہ احمدیت کا نام پھیل رہا ہے۔ گویا دنیا کے چاروں کناروں تک میرے زمانہ خلافت میں ہی احمدیت کا نام پہنچا۔ اور مختلف مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں ان میں سے

بعض جماعتیں بہت ہی اہم ہیں

اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ان جماعتوں کے افراد ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ چنانچہ سماٹرا اور جاوا میں ہمارے جو مشن قائم ہیں۔ ان کے ماتحت خدا تعالےٰ کے فضل سے ہزاروں احمدی ہیں۔ آج کل وہاں دشمن کا قبضہ ہے۔ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کے لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اس کے بعد افریقہ کی جماعتیں ہیں۔ ان میں سے بھی ایک ایک جماعت میں ہزاروں افراد پائے جاتے ہیں۔ اور یہ اپنے اخراجات آپ برداشت کرتی ہیں۔ سرالیون کی جماعت بالکل نئی ہے۔ مگر پھر بھی اس جماعت نے وہاں مدرسے قائم کر لئے ہیں۔ مبلغ رکھے ہیں اور ان تمام اخراجات کو وہاں کے افراد خود برداشت کرتے ہیں۔ لیگوس میں بھی احمدیہ مدارس قائم ہیں۔ اور جماعتیں اردگرد کے علاقوں میں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے ذاتی اخراجات پر مبلغ اور مدرس رکھے ہوئے ہیں۔ ہم انہیں کوئی خرچ نہیں دیتے۔ نائیجیریا میں بھی ہماری جماعت خدا تعالےٰ کے فضل سے کافی تعداد میں پائی جاتی ہے۔ اور وہاں کے افراد بھی اخراجات کا بیشتر حصہ خود ادا کرتے ہیں۔ یہ وہ مقامات ہیں۔ جن میں سے بعض بعض جگہ پچیس پچیس تیس تیس ہزار احمدی پائے جاتے ہیں۔ اور ان کے سالانہ جلسوں کے موقعہ پر ہی تین تین چار چار ہزار آدمی اکٹھے ہو جاتے ہیں اور یہ ساری جماعتیں ایسی ہیں۔ جن میں سے ایک فرد بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں احمدی نہیں تھا۔ جن میں سے ایک فرد بھی حضرت خلیفہ اول رضؓ کے زمانہ میں احمدی نہیں تھا۔ جن میں سے ایک فرد بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام سے آشنا نہ تھا۔ اور جن میں سے ہزاروں ایسے تھے۔ کہ گو وہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام سے آشنا تھے۔ مگر درحقیقت آپ کے دشمن اور عیسائی مذہب کے پیرو تھے یا بت پرست تھے۔ پھر خدا تعالےٰ نے ان کو میرے زمانہ میں ہی کلمۂ توحید سکھایا۔ اور ان کو مسلمان ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔"

"میں خدا تعالےٰ کے فضل سے

دعوے کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ لیکن باوجود اس کے میں اس حقیقت کو چھپا نہیں سکتا۔ کہ اسلام کے وہ مہتم بالشان مسائل جن پر روشنی ڈالنا اس زمانہ کے لحاظ سے نہایت ضروری تھا۔ خدا تعالیٰ نے ان کے متعلق میری زبان اور میرے قلم سے ایسے ایسے مضامین نکلوائے ہیں۔ کہ میں دعویٰ کرکے کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان تحریروں کو اگر ایک طرف کر دیا جائے۔ تو یقیناً اسلام کی تبلیغ دنیا میں نہیں کی جا سکتی۔ قرآن کریم میں بہت سے ایسے امور ہیں۔ جن کو اس زمانہ کے لحاظ سے لوگ سمجھ نہیں سکتے تھے۔ جب تک دوسری آیات سے ان کی تشریح نہ کر دی جاتی۔ اور یہ خدا تعالےٰ کا بے انتہا فضل ہے۔ کہ اس نے میرے ذریعہ سے ان مشکلات کو حل کیا۔ اور ان آیات کے صاف اور روشن معنے دنیا کے سامنے ظاہر کئے۔ باقی میں نے ایسے امور کے متعلق کبھی دعوے نہیں کئے۔ جیسے میں نے ابھی کہا ہے۔ کہ میں دعوے کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ اب بھی بعض لوگ ایسے ہیں۔ جو میرے اس تازہ اعلان پر جو میں نے اللہ تعالےٰ کے ایک الہام کی بناء پر کیا کہتے ہیں کہ یہ دعویٰ ہے یا کیا چیز ہے؟ بعض نے کہا کہ کیا اس کے معنے نبوت کے ہیں؟ اور بعض نے کہا کہ اس کہنے سے کیا حاصل ہوا۔ جبکہ یہ بات پہلے ہی ظاہر تھی۔ یہ ذہنی کشمکشیں لازمی چیز ہیں۔ اور لوگوں کے دماغی تفاوت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس قسم کی کشمکش کا پیدا ہونا کوئی تعجب انگیز امر نہیں وہ لوگ جو پوچھتے ہیں کہ کیا

اس کے معنے نبوت کے ہیں

میں ان سے کہتا ہوں کہ یاد رکھو مومن کے لئے وہی بات سچی ہے۔ جو اس کا خدا اسے کہتا ہے۔ اور اتنی ہی بات اسے سچی ہے۔ جتنی اس کا خدا اسے کہنے کا حکم دیتا ہے۔ مومن کا یہ کام نہیں کہ وہ اپنے قیاسات کے پیچھے چلے۔ اس کا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف اپنی نگاہ رکھے۔ جہاں اللہ تعالےٰ اسے کہے کہ کھڑے ہو جاؤ۔ وہاں اسے کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ اور جہاں اللہ تعالےٰ اسے کہے کہ آگے بڑھو۔ وہاں اسے آگے بڑھنا چاہیئے۔ تمہارا حق نہیں ہے کہ تم کوئی نیا لفظ بناؤ۔ یا نئے معنے اور نیا مفہوم پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ جو کچھ خدا نے کہا وہ یہ ہے۔ کہ مصلح موعود کی وہ پیشگوئی جو اس زمانہ کو انوار و برکات کے لحاظ سے ویسا ہی زمانہ ثابت کر رہی ہے جیسے کہ خود

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ

تھا میرے ہی ذریعہ سے پوری ہوئی ہے۔ اور نشانات اور علامات نے ہی بتا دیا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی میرے ہی ذریعہ سے پوری ہوئی ہے۔ اگر تم میں سے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ تو میں تم کو بتاتا ہوں۔ کہ ایسے لوگوں کے نزدیک درحقیقت کسی چیز کا بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ اگر کسی شخص کو خدا بھی مل جائے۔ تو وہ کہیں گے کہ پھر کیا فائدہ ہوا؟ سوال یہ ہے کہ اسلام اس وقت ایک ایسے دور میں سے گزر رہا ہے۔ جو

ضعف اور کمزوری کا دور

ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے پھر اسلام کی حفاظت کی بنیاد رکھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں دشمن کی طرف سے اسلام پر وہ تمدنی حملہ نہیں ہوا تھا۔ جو آج کیا جا رہا ہے۔ پس خدا نے چاہا۔ کہ آپ کی پیشگوئی کے مطابق موجودہ زمانہ میں ایک ایسے شخص کو اپنے کلام سے سرفراز فرمائے۔ جو روح الحق کی برکت اپنے ساتھ رکھتا ہو۔ جو علوم ظاہری اور باطنی سے پُر ہو۔ اور جو دشمن کے ان تمدنی حملوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریح۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیان فرمودہ تشریح اور قرآن کریم کے منشاء کے مطابق دور کرے۔ اور اسلام کی حفاظت کا کام سرانجام دے۔ سو خدا نے اپنا کام کر دیا۔ اور میری تحریروں پر اپنی مہر تصدیق کر دی۔ اور اگر اس کی مشیت کچھ اور کام کروانے والی ہے۔ تو وہ کام بھی ایک دن دنیا کے سامنے آ جائے گا۔ یہ چیز ہے جو

اس پیشگوئی کی اہمیت

کو ظاہر کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص اس پیشگوئی کی عظمت کو نہیں سمجھتا۔ تو وہ خدا کے سامنے خود جوابدہ ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس کا نیا نام رکھتا۔ اور کوئی نیا عہدہ اس کے لئے تجویز کرتا ہے۔ تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ عہدہ وہی ہوتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آئے۔ اگر کوئی شخص اس بارہ میں خود قیاس کرتا ہے۔ تو وہ خدا تعالےٰ کے قرب کو حاصل نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے غضب کو اپنے اوپر بھڑکاتا ہے۔ جو کچھ خدا نے کہا ہم اتنا ہی کہہ سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ کہنا ہمارے لئے جائز نہیں۔ بلکہ میں نے تو

اس بارہ میں اتنی احتیاط

کی۔ کہ جو پیشگوئیاں پوری ہو رہی تھیں۔ میں نے ان سے بھی اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اور میں نے کہا۔ جب تک خدا مجھے نہیں بلوائے گا۔ میں ان پیشگوئیوں کے متعلق کچھ نہیں کہوں گا۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ اگر میرے چپ رہنے سے ان پیشگوئیوں کی عظمت ثابت ہوتی ہے۔ تو پھر میرے بولنے سے کیا فائدہ۔ اور اگر میرے بولنے کے بغیر ان پیشگوئیوں کی عظمت ثابت نہیں ہو سکتی۔ تو بلوانے والا آپ بلوائیگا۔ میں خود کیوں بولوں۔ پس اگر میرے نہ بولنے سے خدا تعالےٰ کا منشا پورا ہو جاتا تھا۔ تو میرا بولنا سوءادبی اور کبر تھا۔ اور اگر میرے چپ رہنے سے نہیں بلکہ بولنے سے خدا تعالےٰ کا منشا پورا ہوتا تھا۔ تو پھر حسّ کا یہ کام تھا [illegible] کہ میں [illegible] زبان کھول دوں۔" (الفضل ۱۲ فروری [illegible])

163

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

روحانیت مادی نشوونما اور ارتقاء سے وابستہ ہے

مومن کو ہمیشہ اپنے اور دوسروں کے جذبات کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیے

قادیان ۱۶ ماہ تبلیغ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ ابتداء میں بعض مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا اس کے بعد ایک پر معارف اور بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ اس تقریر کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مادیت کا روحانیت سے تعلق

فرمایا۔ دنیا میں مختلف قسم کی چیزوں کے مختلف ظہور ہوتے ہیں بعض ظہور مادی ہوتے ہیں بعض ذہنی اور دماغی ہوتے ہیں۔ اور بعض جذباتی ہوتے ہیں۔ مومن کے متعلق بالعموم یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ مادی چیزوں سے بالا ہوتا ہے۔ اور اس کی توجہ خالص روحانی امور کی طرف رہتی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ روحانیت بھی مادی نشوونما اور ارتقاء سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو تمام روحانی ترقی وابستہ نظر آتی ہے۔ انسانی دماغ کے ساتھ مثلاً سچ بولنا روحانی لحاظ سے ایک خوبی ہے لیکن سچ کسے کہتے ہیں؟ آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے اور دماغ پر اس کا جو نقش ہوتا ہے۔ اگر اس کے مطابق زبان بھی چلتی ہے تو ہم اسے سچ کہتے ہیں۔ اگر زبان اس کے خلاف چلے تو ہم اسے جھوٹ کہتے ہیں۔ گویا آنکھ۔ دماغ اور زبان ان تینوں کے تعاون اور اتفاق کا نام سچ ہے۔ اور اگر ان کا آپس میں تعاون نہ ہو تو وہ جھوٹ ہے۔ اب یہ تینوں چیزیں روحانی نہیں ہیں بلکہ مادی ہی ہیں۔ اور ایک روحانی آدمی کو اپنی روحانیت کو ترقی دینے کے لئے ان تینوں مادی چیزوں کا مطالعہ کرنا پڑے گا۔ اسی طرح امانت ہے۔ امانت کا مفہوم یہ ہے کہ جو چیز [illegible] گویا یہ بھی سچ کی ہی ایک شاخ ہے۔ کیونکہ امانت میں خیانت کرنے کے لئے لازماً جھوٹ اور ظلم سے کام لینا پڑتا ہے۔ اور جھوٹ اور ظلم بھی جسمانیات ہی کے افعال ہیں۔ غرض مادیات کا روحانیات سے ایک گہرا تعلق ہے جسم اور دماغ کی صفائی سے ہی آہستہ آہستہ روحانی مراتب طے ہوتے ہیں۔ ایک مومن جب اس کے متعلق سوچتا ہے اور علم النفس کے ماتحت اس کی باریکیوں پر غور کرتا ہے تو وہ آہستہ آہستہ اعلیٰ درجہ کا روحانی مقام حاصل کر لیتا ہے۔

دنیوی فلاسفر اور مومن کے غور و فکر میں فرق

دنیوی فلاسفر بھی مادی چیزوں پر غور کرتے ہیں لیکن وہ ان چیزوں کے صرف ان پہلوؤں پر غور کرتے ہیں جن کا تعلق سیاست جتھہ بندی اور عام عقل کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن مومن اخلاقیات سے تعلق رکھنے والے پہلوؤں پر بھی غور کرتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ دماغ کے پس پردہ وہ کون سے موجبات ہیں۔ جو بدی پیدا کرتے ہیں۔ اور پھر ان موجبات کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ گویا مومن حقیقت مطلقہ پر غور کرتا ہے۔ اور فلاسفر محض نسبتی حقیقت پر غور کرتا ہے۔ فلاسفر کے غور کرنے کی غرض صرف یہ ہوتی ہے کہ اپنی مادی طاقتوں کو [illegible] ملک اور اپنی قوم اور اپنے جتھہ کی بہتری کے لئے کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ اخلاقی پہلو اس کے مدنظر نہیں ہوتا۔ اس لئے اگر کسی مرحلہ پر وہ قوم کے لئے جھوٹ کو مفید سمجھے گا تو اسے بھی جائز بلکہ ضروری قرار دیدے گا۔ اور اس کا نام ڈپلومیسی رکھ دیگا۔ غرض دنیوی فلاسفر مادیات پر غور کرتا ہے لیکن صرف حقیقت نسبتی کے طور پر کیونکہ اس کے مدنظر صرف اپنا فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے نزدیک اس کا مال کھانا تو ناجائز ہے۔ لیکن دوسرے کا مال کھانا جائز ہے۔ اسی فلسفہ کے ماتحت یورپین قومیں خود تو دوسری قوموں کو غلام بنا لیتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی اور بھی ایسا کرے تو شور مچانے لگ جاتی ہیں کہ ظلم ہو گیا۔ اس کے بالمقابل مومن مادیات پر حقیقت مطلقہ کے طور پر غور کرتا ہے۔ وہ چونکہ صرف اپنے فائدہ کیلئے نہیں سوچتا

اس لئے وہ اپنے غور و فکر سے ایسے وسیع نتائج اخذ کر لیتا ہے۔ جو دنیا میں مستقل طور پر امن پیدا کر دیتے ہیں۔ اور جن سے اس کا خدا تعالیٰ سے بھی اور انسانوں سے بھی ...

ہمیشہ دوسروں کے جذبات کا خیال رکھو

دوسرے کے جذبات کو سمجھنا اور ان کا خیال رکھنا بھی روحانیت کا حصہ ہے۔ بعض منہ پھٹ آدمی دوسرے کے سامنے ایسی بات کہہ دیتے ہیں جو ہوتی تو سچی ہے۔ لیکن دوسرے کو ناگوار گزرتی ہے۔ پھر اگر انہیں توجہ دلائی جائے۔ تو وہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم نے تو سچ بات بیان کر دی ہے۔ حالانکہ ہر بات کو بیان کرنا حقیقی سچائی نہیں ہے۔ بلکہ مناسب موقع اور محل پر سچی بات بیان کرنا سچائی ہوتی ہے۔ اگر ایک شخص مجلس میں بیان کرنا شروع کر دے کہ میرا مال فلاں ٹرنک میں ہے۔ اور ٹرنک فلاں کمرے میں فلاں جگہ ہے۔ اور اس کی چابی فلاں جگہ پڑی ہے۔ تو کیا ایسے شخص کو راستباز کہیں گے؟ یقیناً ہر شخص اسے احمق ہی سمجھے گا۔ اس کو چاہیئے کہ دوسرے کے جذبات کا خیال رکھے بیشک اپنے نفس کا اور اپنے ساتھی کے نفس کا مطالعہ کرتا رہے یہ بھی روحانیت کا حصہ ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے

قرآن مجید کی اعلیٰ درجہ کی تعلیم

انسان کے ... دیکھو قرآن مجید نے دوسروں کے جذبات کا کس طرح خیال رکھا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تم صدقہ و خیرات کرو لیکن اس بات کو مد نظر رکھو۔ کہ کوئی ایسی چیز نہ دو۔ جو اگر تمہیں خود دی جائے۔ تو تمہیں گراں گزرے۔ کتنی اعلیٰ تعلیم ہے یہ اعلیٰ درجہ کی ہے۔ اگر تم کسی کا بچا ہوا کھانا اپنے لئے لینا پسند نہیں کرتے۔ تو تمہیں بھی اپنا بچا ہوا کھانا کسی کو نہ دینا چاہیئے۔ یہ الگ بات ہے۔ کوئی شخص تمہارا جھوٹا کھا لیتا ہے۔ لیکن تمہارا فرض ہے۔ کہ تم اپنے اوپر قیاس کر کے دیکھو کہ آیا تم اسے اپنے لئے پسند کرتے ہو یا نہیں۔ بعض انسانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا خاص سلوک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے کھانے میں بھی برکت رکھ دیتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ اگر اپنا پس خوردہ کسی کو دیتا ہے۔ تو برکت کے طور پر دیتا ہے۔ اور لینے والے بھی برکت کے طور پر لیتے ہیں یہ بالکل اور صورت ہوتی ہے۔ میں اس کا اس وقت ذکر نہیں کر رہا۔ بلکہ عام لوگوں کا ذکر کر رہا ہوں غرض قرآن مجید نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے۔ کہ ہم اپنے جذبات کا مطالعہ کرتے رہا کریں۔ کہ جن باتوں سے ہمیں خوشی ہوتی ہے ... جن باتوں کو ہم اپنی ذات کے لئے پسند نہیں کرتے انہیں پسند کرنے کی ہمیں دوسروں سے بھی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ اب اگر اس رنگ میں ہم انسانی دماغ کا مطالعہ کریں۔ تو خود اندازہ لگا لو کتنے مفید نتائج نکلیں گے۔

جو تعلیم ہمیں یہ سکھاتی ہو۔ کہ نیکی کرتے وقت بھی اس امر کو مد نظر رکھو۔ کہ وہ دوسرے کو ناگوار نہ گزرے۔ وہ بھلا کسی بدی کو کب جائز قرار دے سکتی ہے۔ دراصل دغا، فریب اور جھوٹ سے بچنا تو اسلام کی ابتدائی تعلیم ہے کیونکہ اسلام تو اس اعلیٰ مقام پر انسان کو پہنچانا چاہتا ہے۔ جہاں پر انسان دوسروں سے نیکی کرتے وقت بھی اس بات کی احتیاط کرے۔ کہ دوسروں کے جذبات کو ٹھیس نہ لگنے پائے۔ اس کے بعد حضور نے نماز عصر پڑھائی اور پھر اندرون خانہ تشریف لے گئے

(خاکسار خورشید احمد)

پروگرام جلسہ المُصلح الموعُود ایدہ اللہ الودود

وقت ۹½ بجے صبح سے ایک بجے بعد دوپہر تک ۲۰-۲-۴۷ بروز جمعرات

مقرر	موضوع	وقت
حضرت مفتی محمد صادق صاحب	حضرت مصلح الموعود کے بارہ میں کتب سابقہ میں پیشگوئی	۱۵ منٹ
قاضی محمد نذیر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ	حضرت مصلح موعود کی پیشگوئی کی اہمیت	" "
مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ	حضرت مصلح موعود کے بارہ میں غیر مبایعین کے اعتراضات کے جوابات	۲۰ "
حضرت صاحبزادہ میرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل ٹی آئی ڈگری کالج	حضرت مصلح موعود کے ظہور کے نتیجہ میں جماعت کی ذمہ داری	" "
السید المنیر الحصنی	ترقی الاسلام فی الزمن المصلح الموعود	۲۰ منٹ
مولوی شریف احمد صاحب امینی	حضرت مصلح الموعود کی علامات کی علامات اور اخلاق	۱۵ "
مولوی نور الحق صاحب	حضرت مصلح الموعود کلمۃ اللہ ہیں	۱۵ "

جناب حکیم سراج الدین صاحب کا مکتوب

میں نے مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاولؓ کا سرمہ مبارک ایک شخص کو جس کی آنکھیں رخساروں تک گلی ہوئی تھیں استعمال کروایا۔ ابھی شیشی ختم نہ ہوئی تھی شاید پچیس روز لگے ہونگے کہ اسے کامل صحت ہوگئی الحمد للہ علیٰ ذالک الشفاء۔ اس کے بعد انہوں نے یہ سمجھ کر کہ یہ آنکھوں کی امراض کے ماہر ہیں مجھے اپنے گھر بلایا۔ اور آنکھوں کے مریض دکھلائے۔ جتنے آنکھ کے مریضوں کو یہ سرمہ استعمال کرایا سب کو فائدہ ہوا۔ افریقہ میں ایک سردار صاحب کی آنکھوں سے پانی بہتا تھا۔ میں نے ان کو یہی سرمہ بھیجا۔ آنکھوں سے پانی بھی رک گیا۔ اور بینائی بھی تیز ہوگئی۔ افریقہ میں بھی اس سرمہ کی شہرت پھیل گئی۔ وہاں اس کی کئی شیشیاں بھیجی گئیں۔ واقعی عجیب چیز ہے۔

خاکسار۔ حکیم سراج الدین احمد اندرون بھاٹی گیٹ لاہور

سرمہ مبارک فی تولہ دو روپے آٹھ آنے

ملنے کا پتہ :۔ دواخانہ نور الدینؓ قادیان

درخواست دعا

عزیز حمید اللہ خاں صاحب پسر شمشاد علی خاں صاحب مرحوم ساکن ماڈل ٹاؤن لاہور کو بفضلہ تعالےٰ نسبتاً بہت آرام ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے واسطے دعا جاری رکھ کر مشکور فرمادیں۔ مفتی محمد صادق

اسلامی اصول کی فلاسفی مختلف زبانوں میں

انگریزی زبان کی مجلد	۰ — ۲ — ۱	ملیالم	۰ — ۰ — ۱
گجراتی " مجلد	۰ — ۱۲ — ۰	کنٹری	۰ — ۸ — ۰
اُردو " " مجلد	۰ — ۱۲ — ۰		
مرہٹی " "	۰ — ۰ — ۱	تیلنگی	۰ — ۸ — ۰

احمدیت کے متعلق اعتراضات اور اس کے جوابات اردو میں آٹھ آنے معہ محصولڈاک

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

وصیت

:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر میں مطلع کر دیں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۵۹۹۱ منکہ شیخ حکمت اللہ ولد شیخ قسمت اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ زراعت عمر ۶۰ سال بیعت سنہ ۱۹۳۷ء ساکن ونگا یارڈ ڈاکخانہ بھرت پور ضلع مرشدآباد بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں زمین ۲۳ بیگہ ۹ کا ہٹا زمین کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع دینا ہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی میرے مرنے پر جسقدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد :۔ حکمت اللہ بزبان بنگلہ

گواہ شد :۔ سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال گواہ شد۔ خوندکار عبد الحمید بھرتپور بنگال۔

اپنے پیسے کی قدر کریں

آج کل عمارتی سامان مشکل سے ملتا ہے۔ پھر اگر اسے اناڑی لوگوں کے سپرد کر کے ضائع کر لیا جائے۔ تو یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ اپنے پیسے کی قدر کریں۔ اور جب بھی ضرورت ہو۔ مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان کے سند یافتہ ماہرین فن کی نگرانی میں اپنی عمارت نیز اس کے نقشے اور تخمینے تیار کرائیں۔

منیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ

جناب چوہدری ظہور احمد صاحب معاون ناظر بیت المال کی تصدیق

"میں نے آپ کا تیار کردہ ٹھنڈا سرمہ خود بھی استعمال کیا اور ایک دو اور عزیزوں کو بھی استعمال کرایا ہے۔ اسے آنکھوں کے لئے ہر طرح سے مفید پایا۔"

ٹھنڈا سرمہ دو روپے شیشی

سرمہ جواہر والا پانچ روپے شیشی

طبیہ عجائب گھر قادیان

ریشمی بنارسی اور مشہدی لنگیاں خریدنے کیلئے بٹالہ ہاؤس امرتسر

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کیپ ٹاؤن ۱۷ فروری۔ ٹرانسوال انڈین کانگرس نے جمعیت اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کے نام ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں اس امر کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ کی یونین گورنمنٹ نے ہندوستانی نمائندوں کے لئے ہندوستان جانے کا پاسپورٹ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ تار میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ کی حکومت سے فوراً یہ دریافت کرنا چاہیے کہ اس نے پاسپورٹ مہیا نہ کر کے اتحادی اقوام کے چارٹر کی خلاف ورزی کیوں کی ہے

لنڈن ۱۶ فروری۔ کوئلہ کی قلت کے باعث کل برطانیہ کے ہزاروں مزدوروں نے اتوار کی چھٹی نہیں منائی۔ اور کوئلہ مہیا کرنے کے سلسلے میں کام کیا۔ ایندھن کے انچارج برطانوی وزیر نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ گو موسم ابھی درست نہیں ہوا۔ کچھ دنوں تک مزید شدید سردی کا امکان ہے۔ لیکن کوئلہ کا ذخیرہ آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے اور حالت بہتر ہو رہی ہے۔

لنڈن ۱۶ فروری۔ لیبر پارٹی کی ایک اہم پرائیویٹ میٹنگ ہوئی۔ گو اس کی کارروائی کو مخفی رکھا گیا ہے۔ لیکن رائٹر کا بیان ہے کہ میٹنگ میں مسٹر بیون نے بتایا کہ حکومت مئی کے آخر تک یونان سے تمام فوجوں کو واپس بلالینا چاہتی ہے۔ امید ہے کہ مارچ تک نصف برطانوی فوج یونان سے واپس آجائے گی۔ مسٹر بیون نے مزید بتایا کہ برطانیہ جرمنی میں ایک فیڈریشن قائم کرنا چاہتا ہے جسے مکمل اختیارات حاصل ہوں گے۔

ماسکو ۱۷ فروری۔ امریکن سینٹ کے ایک رکن نے روس پر یہ الزام لگایا تھا کہ وہ مختلف بہانوں سے دیگر ممالک پر قبضہ کرنے کا متمنی ہے۔ مسٹر مولوٹاف وزیر خارجہ روس نے اس الزام کے خلاف ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ماسکو میں مقیم امریکن سفیر کو ایک احتجاجی خط لکھا ہے۔

کلکتہ ۱۶ فروری۔ آج بنگال ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی نے اپنی میٹنگ میں فیصلہ کیا ہے کہ ۱۵، ۱۶ مارچ کو کلکتہ میں مہاسبھا کی ایک آل بنگال کانفرنس منعقد کی جائے جس میں بنگال کے ان علاقوں پر مشتمل ایک الگ صوبہ

بنانے کی تجویز پر غور کیا جائے۔ جن میں ہندو اکثریت میں ہیں۔ میٹنگ میں اس اصول کو تسلیم کیا گیا کہ اگر کوئی اقلیت اپنے مذہب اور کلچر کی حفاظت کے لئے صوبہ سے الگ ہونا چاہے تو وہ ایسا کر سکتی ہے بشرطیکہ وہ کسی علاقہ میں مخصوص اکثریت رکھتی ہو۔

مدراس ۱۶ فروری۔ مدراس اسمبلی کے کانگرسی ارکان کی اکثریت نے موجودہ وزیر اعظم مسٹر ٹی پرکاشم پر جو عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ اس سے پیدا شدہ صورت حالات کے سلسلے میں آج تیسرے پہر وزیر اعظم مدراس نے پنڈت نہرو سے ملاقات کی۔ آپ نے ایک بیان میں اس خیال کی تردید کی کہ انہوں نے اپنی وزارت کو بچانے کے لئے کانگرسی ہائی کمانڈ کی مدد حاصل کرنے کی کوشش کی ہے کل آپ کی مخالف پارٹی کے ایک رکن نے اس سلسلے میں سردار پٹیل سے ملاقات کی تھی۔

مدراس ۱۶ فروری۔ صوبہ کی مختلف کانگرس کمیٹیوں کی طرف سے پنڈت نہرو اور سردار پٹیل کو تار دیئے گئے۔ جن میں مسٹر ٹی پرکاشم وزیر اعظم مدراس پر اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے

لاہور ۱۶ فروری کانگرسی ورکنگ کمیٹی کے ایک رکن سردار پرتاپ سنگھ نے پنجاب کے کانگرسیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ آپس کے جھگڑوں کو بند کر دیں۔ اور صوبہ کی بہتری کے لئے مل جل کر کام کریں۔

لکھنؤ ۱۶ فروری۔ گذشتہ دنوں یو۔پی اسمبلی کے ایک مسلم لیگی رکن مسٹر احتشام علی نے مخلوط انتخاب کی حمایت میں ایک بیان دیا تھا۔ یو۔پی کے مسلم لیگی لیڈر، چوہدری خلیق الزمان نے اس سلسلے میں ایک بیان میں کہا۔ مخلوط انتخاب کی حمایت کرنا مسلم لیگ کی واضح اور طے شدہ پالیسی کے خلاف ہے۔ یہ سمجھنا سراسر غلط ہے کہ مخلوط انتخاب سے ہندو اکثریت والے صوبوں میں مسلمانوں کی مشکلات دور ہو جائیں گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر احتشام علی کے خلاف یو۔پی مسلم لیگ کی طرف سے انضباطی کارروائی کی جائے گی۔

کراچی ۱۶ فروری۔ خوراک اور کھیتی باڑی کے محکمہ کے تین ہندوستانی ارکان آج مختلف ممالک کا دورہ کرنے کے بعد کراچی پہنچے

القرہ ۱۶ فروری:۔ معلوم ہوا ہے کہ ان دنوں ترکی کی بندرگاہ میں جہازوں پر جو اناج لادا جا رہا ہے۔ یہ اناج بہت جلد ہندوستان پہنچا دیا جائیگا

راولپنڈی ۱۶ فروری:۔ راولپنڈی ملٹری انجینئرنگ کے کوکوسٹینڈ کے ملازمین نے بعض مطالبات کی بنا پر ہڑتال کر دی ہے۔ جس کی وجہ سے کراچی سے ملک کے دیگر حصوں میں اناج بھیجنے کے سلسلے میں کچھ رکاوٹیں پیدا ہو گئی ہیں۔ ریلوے حکام کی طرف سے ہڑتالیوں کو کام کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے

نئی دہلی ۱۰ فروری:۔ معلوم ہوا ہے کہ لیجسلیٹو اسمبلی کی کانگرس پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی کی آج ایک اہم میٹنگ منعقد ہو رہی ہے۔

نئی دہلی ۱۶ فروری:۔ آزاد ہند فوج کی تنظیمی کمیٹی کے اراکین نے پنڈت جواہر لال نہرو اور سردار پٹیل سے ملاقات کی۔ اور اس امر پر زور دیا کہ آزاد ہند فوج کے ارکان اور دیگر سیاسی قیدیوں کو فوراً رہا کر دینا چاہیئے۔

کراچی ۱۶ فروری:۔ سندھ اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے اسمبلی میں ڈپٹی سپیکر کے فرائض سرانجام دینے کے لئے مسٹر سیٹھانی آمیہ دار نامزد کیا ہے۔

کراچی ۱۶ فروری:۔ کراچی کارپوریشن کی مسلم کونسلرز پارٹی نے مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کو ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں اس امر کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے۔ کہ سندھ کی لیگی وزارت کی طرف سے اسمبلی میں جو یونیورسٹی بل پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کی بعض دفعات سے صوبہ کی اقلیتوں خصوصاً ہندوؤں کو نقصان پہنچتا ہے۔ تار میں مسٹر جناح سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ وزارت کو یونیورسٹی بل میں ایسی تبدیلیاں پیدا کرنے کی ہدایت کریں جن کی بنا پر وہ اقلیتوں کے لئے قابل قبول ہو سکے:۔

دتیا ۱۶ فروری۔ مہاراجہ صاحب دتیا نے ریاست میں آئینی اصلاحات نافذ کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ جو گیارہ ممبروں پر مشتمل ہو گی۔ مہاراجہ صاحب خود اس کے صدر ہوں گے۔

بمبئی ۱۶ فروری۔ صنعتوں کے محکمہ کے وزیر نے ایک صنعتی نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے کہا بمبئی گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ صوبہ کی ساری صنعتیں بمبئی میں ہی اکٹھی نہ ہوں۔ بلکہ انہیں صوبہ کے مختلف مقامات میں پھیلا دیا جائے۔ تاکہ صوبہ کے سب لوگ ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔

رنگون ۱۶ فروری۔ مسٹر آنگ سان نے برما کی طرف سے جو سمجھوتہ کیا ہے۔ برما کی اینٹی فاشسٹ فریڈم لیگ نے متفقہ طور پر اسے منظور کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۱۷ فروری۔ اسنٹرل اسمبلی میں آج مسٹر جان متھائی ریلوے ممبر نے ریلوے کا بجٹ پیش کیا ہے۔ جس پر بحث ہوتی رہی۔ آج کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس بھی شروع ہوا

نئی دہلی ۱۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں زبان کی بنا پر صوبوں کی از سر نو حد بندی کا معاملہ بھی زیر بحث آئیگا

درخواستہائے دعا

عزیزہ القدر لطیفۃ اللہ بیگم بدستور بعارضہ تپ محرقہ علیل ہیں۔ اس قدر کمزور ہو چکی ہیں۔ کہ دیکھکر رحم آتا ہے۔ اور طبیعت کو صدمہ لاحق ہوتا ہے۔ احباب کامل اور جلد صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ آمین

(چوہدری) احمد شکر اللہ خان عزیز ڈسکہ

چوہدری مشتاق احمد صاحب کیلئے درخواست دعا

لنڈن ۱۷ فروری:۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب مبلغ انگلستان اپریشن کے بعد بہت کمزور ہو گئے ہیں احباب ان کی صحت عاجلہ کے لئے نہایت خشوع سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۷ فروری:۔ آج لاہور میں مسلم طلباء نے سیکرٹریٹ کے سامنے مظاہرہ کیا۔ اور اندر داخل ہونے کی کوشش کی۔ پولیس نے بہت سے طلباء کو گرفتار کر لیا۔ بعض طلباء مجروح ہوئے۔